ششماہی التفسیر کراچی، جلد:۱۱، شمارہ:۱، مسلسل شمارہ:۲۹، جنوری۔جون ۲۰۱۷ء

وَاضْرِبُوْهُنَّ : کا ایک مفہوم

(بیویوں پر تشدد کی مذمت کے حوالے سے خصوصی مقالہ)

ڈاکٹر شاکر حسین خان

شعبہ علومِ اسلامی، جامعہ کراچی

ABSTRACT

The world's first and greatest relationship is the relation between husband and wife which is established on the pillars of love and trust. Allah has made the means of satisfaction for both of them and persuaded them to pay and respect each other's rights. The descriptions of these rights are given in The Holy Quran.Sometimes it happens that men or women go astray from the right path and do not take care of each other rights but one's perceptions of the person are elevated if it is from a devotee woman. The order is that it to be understood. If you do not correct yourself, than separate yourself from the bed room, even if you do not correct it then both the steps taken should be explained so that they can make their own correction. The Word " وَاضْرِبُوْهُنَّ " has been used but our translations gave the meaning"To punish them".This translation is not correct but it means " To describe".

As a result, it has been used on this article refferd by various Arabic texts and disciplines of various Quranic verses and have proved that the correct interpretation ismentioned in the verse (Al-Nisaa/34)" وَاضْرِبُوْهُنَّ "and the Holy Quran at thirty(30)different places have come to describe the meaning of

Darba(ضَرَبَ)Thus,Researcher has proved the Hadeeth tradition that encourages men to take hands on women is suspicious and it is not correct according to the teaching of Holy Quran.

keywords:Husband,Wife, Rights,Daraba,Take hands,To punish them,To describe.

ضَرَبَ۔۔۔کا لفظ قرآن مجید میں مختلف صیغوں کی صورت میں مختلف مقامات پر اٹھاون (۵۸) مرتبہ آیا ہے ا۔جن کی تفصیل درجِ ذیل ہے۔

ضَرَبَ دس (۱۰) مرتبہ آیا ہے جن کے مقامات درجِ ذیل ہیں۔

(۱) ابراہیم۱۴/آیت۲۴ (۲) النحل۱۶/آیت۷۵ (۳) النحل۱۶/آیت۷۶ (۴) النحل ۱۶/آیت۱۲ (۵) الروم۳۰/آیت ۲۸ (۶) یٰسٓ ۳۶/آیت۷۸ (۷) الزمر۳۹/آیت۹ (۸) الزخرف۴۳/آیت ۱۷، (۹) التحریم۶۶/آیت۱۰ (۱۰) التحریم ۶۶/آیت۱۱۔

ضَرَب تُمُ تین (۳) مرتبہ آیا ہے جن کے مقامات درجِ ذیل ہیں۔

(۱) النساء۴/آیت۹۴ (۲) النساء۴/آیت۱۰۱ (۳) المائدہ۵/آیت۱۰۶۔

ضَرَبنَا پانچ (۵) مرتبہ آیا ہے جن کے مقامات درجِ ذیل ہیں۔

(۱) ابراہیم۱۴/آیت۴۵ (۲) الکھف ۱۸/آیت۱۱ (۳) الفرقان۲۵/آیت۳۹ (۴) الروم۳۰/آیت۵۸ (۵) الزمر۳۹/آیت ۲۷

ضَرَبُوا تین (۳) مرتبہ آیا ہے جن کے مقامات درجِ ذیل ہیں۔

(۱) آل عمران۳/آیت۱۵۶ (۲) الاسراء۱۷/آیت۴۸ (۳) الفرقان۲۵/آیت۰۹۔

ضَرَبُوہُ ایک (۱) مرتبہ آیا ہے جس کا مقام درجِ ذیل ہے۔

(۱) سورۃ الزخرف۴۳/آیت۵۸۔

تَضرِبُوا ایک (۱) مرتبہ آیا ہے جس کا مقام درجِ ذیل ہے۔

(۱) سورۃ النحل۱۶/آیت۷۴۔

اَفَنَضرِبُ ایک (۱) مرتبہ آیا ہے جس کا مقام درجِ ذیل ہے۔

(۱) سورۃ الزخرف۴۳/آیت۰۵۔

نَضرِبُھَا دو (۲) مرتبہ آیا ہے جس کے مقامات درجِ ذیل ہیں۔

(۱) سورۃ العنکبوت۲۹/آیت۴۳ (۲) سورۃ الحشر۵۹/آیت۲۱ ہے۔

یَضرِبُ   چھ(٦)مرتبہ آیا ہے جن کے مقامات درج ذیل ہیں۔

(۱)البقرۃ ۲/۲٦ (۲)الرعد۱۳/آیت ۱۷ (۳)الرعد۱۳/آیت ۱۷ (۴)ابراہیم ۱۴/آیت ۲۵ (۵)النور ۲۴/آیت ۳۵ (٦)محمد ۴۷/آیت ۲۷۔

یَضرِبنَ دو(۲)مرتبہ آیا ہے جس کا مقام درج ذیل ہے۔

(۱)سورۃ النور ۲۴/آیت ۳۱ ہے۔

یَضرِبُونَ   تین(۳)مرتبہ آیا ہے جن کے مقامات درج ذیل ہیں۔

(۱)الانفال ۸/آیت ۵۰ (۲)محمد ۴۷/آیت ۲۷ (۳)المزمل ۷۳/آیت ۲۰۔

اِضرِب۔آٹھ(۸)مرتبہ آیا ہے جن کے مقامات درج ذیل ہیں۔

(۱)البقرۃ ۲/آیت ٦۰ (۲)الاعراف ۷/آیت ۱٦۰ (۳)الکھف ۱۸/آیت ۳۲ (۴)الکھف ۱۸/ ۴۵

(۵)طٰہٰ ۲۰/آیت ۷۷ (٦)الشعراء ۲٦/آیت ٦۳ (۷)یٰسٓ ۳٦/آیت ۱۳ (۸)صٓ ۳۸/آیت ۴۴

اِضرِبُوا دو(۲)مرتبہ آیا ہے جس کا مقام درج ذیل ہے۔

(۱)سورۃ الانفال ۸/آیت ۱۲ ہے۔

اِضرِبُوہُ ایک(۱)مرتبہ آیا ہے جس کا مقام درج ذیل ہے۔

(۱)سورۃ البقرۃ ۲/آیت ۷۳ ہے۔

اضۡرِبُوۡھُنَّ ایک(۱)مرتبہ آیا ہے جس کا مقام درج ذیل ہے۔

(۱)سورۃ النساء ۴/آیت ۳۴ ہے (یہی وہ آیت ہے جو ہمارے زیر بحث ہے)۔

ضُرِبَ   تین(۳)مرتبہ آیا ہے جن کے مقامات درج ذیل ہیں

(۱)الحج ۲۲/آیت ۷۳ (۲)الزخرف ۴۳/آیت ۵۷ (۳)الحدید ۵۷/آیت ۱۳۔

ضُرِبَت   تین(۳)مرتبہ آیا ہے جن کے مقامات درج ذیل ہیں

(۱)البقرۃ ۲/آیت ٦۱ (۲)آل عمران ۳/آیت ۱۱۲ (۳)آل عمران ۳/آیت ۱۱۲ (ایک ہی آیت میں دو مرتبہ آیا ہے)

ضَرَبَ ایک(۱)مرتبہ آیا ہے جس کا مقام درج ذیل ہے۔

(۱)سورۃ محمد ۴۷/آیت ۴ ہے۔

ضَرباً دو(۲) مرتبہ آیا ہے جس کے مقامات درج ذیل ہیں۔

(۱)سورۃ البقرۃ ۲/آیت ۲۷۳ (۲)الصافات ۳۷/آیت ۹۳ ہے۔ ؎

امام راغب اصفہانیؒ نے ضَرَبَ کاایک معنٰی ''بیان کرنا'' کے بھی تحریر کیا ہے۔ ۳

ضَرَبَ کے معنٰی مارنا، بیان کرنا، اور چلنا کے ہیں۔ قاضی زین العابدین میرٹھیؒ نے ضَرَبَ کے معنٰی اس نے مارا، اس نے بیان کیا، کے کیے ہیں، ضَرَبَ، ضَرْبٌ سے ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔۴

مولانا عبدالرشید نعمانیؒ رقم طراز ہیں''ضَرَبَ بیان کیا، بتانا، ظاہر کیا۔ضَرْبٌ'' سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ضرب المثل کے معنٰی مثال بیان کرنے کے ہیں۔ضَرَبَ اللہ مثلاً، کے معنٰی ہیں، اللہ نے مثال بیان کی۔قرآن مجید میں لفظ ضَرَبَ جہاں آیا ہے مثال بیان کرنے کے لیے آیا ہے''۔ ۵

اب وہ مقامات بھی ملاحظہ کر لیجیے جہاں ضَرَبَ ''بیان کرنا'' کے معنٰی میں وارد ہوا ہے۔

(۱) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖٓ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَۃً فَمَا فَوْقَھَا...۶

ترجمہ''بیشک اللہ اس بات میں عارمحسوس نہیں کرتا کہ بیان فرمائے مثال مچھر یا اس سے بڑی چیز کی''

(۲) کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰہُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ...۷ ترجمہ''اس طرح اللہ بیان فرماتا ہے حق اور باطل''

(۳) کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ...۸ ترجمہ''اس طرح بیان فرماتا ہے اللہ مثالیں''

(۴) اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً... ۹

ترجمہ''کیا آپ نے دیکھا نہیں اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی ہے عمدہ کلمہ کی''

(۵) وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ... ۱۰

ترجمہ''اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے لوگوں کے لیے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں''

(۶) وَضَرَبْنَا لَکُمُ الْاَمْثَالَ... ۱۱ ترجمہ''اورتمہارے لیے مثالیں بیان کیں''

(۷) فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰہِ الْاَمْثَالَ...۱۲ ترجمہ''پس نہ بیان کرو اللہ کے بارے میں (غلط) مثالیں''

(۸) ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْکًا.۱۳ ترجمہ''اللہ مثال بیان فرماتا ہے ایک شخص کی جو دوسرے کی ملکیت میں ہے''

(۹) وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا رَّجُلَیْنِ...۱۴ ترجمہ''اور مثال بیان فرماتا ہے اللہ دو آدمیوں کی''

(۱۰) وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا قَرْیَۃً...۱۵ ترجمہ''اور مثال بیان فرماتا ہے اللہ ایک بستی کی''

(۱۱) اُنْظُرْ کَیْفَ ضَرَبُوْا لَکَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا...۱۶

ترجمہ''دیکھو انہوں نے تمہارے بارے میں کیسی کیسی مثالیں بیان کیں وہ گمراہ ہو رہے ہیں رستہ نہیں پاسکتے''

(۱۲) وَاضْرِبْ لَھُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ...۱۷ ترجمہ''اوران سے دو آدمیوں کا حال بیان کرو''

(۱۳) وَاضْرِبْ لَھُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا...۱۸ ترجمہ''اوران سے بیان کیجیے مثال دنیا کی زندگی کی''

(۱۴) یٰۤاَیُّھَاالنَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسۡتَمِعُوۡالَہٗ...۱۹

ترجمہ ''اے لوگوں بیان کی جاتی ہے تم سے ایک مثال اس کو غور سے سنو''

(۱۵)یَھۡدِی اللّٰہُ لِنُوۡرِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ...۲۰

ترجمہ ''ہدایت دیتا ہے اللہ اپنے نور سے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی اور اللہ بیان فرماتا ہے مثالیں لوگوں کے لیے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے''

(۱۶)اُنۡظُرۡ کَیۡفَ ضَرَبُوۡا لَکَ الۡاَمۡثَالَ فَضَلُّوۡا فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَبِیۡلًا ...۲۱

ترجمہ ''دیکھو انہوں نے تمہارے بارے میں کیسی کیسی مثالیں بیان کیں وہ گمراہ ہو رہے ہیں رستہ نہیں پا سکتے''

(۱۷)وَکُلًّا ضَرَبۡنَا لَہُ الۡاَمۡثَالَ . ۲۲ ترجمہ ''اور سب کے لیے ہم نے مثالیں بیان کیں''۔

(۱۸)وَتِلۡکَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُھَالِلنَّاسِ وَمَایَعۡقِلُھَاۤ اِلَّاالۡعَالِمُوۡنَ...۲۳

ترجمہ ''اور یہ مثالیں ہم بیان کرتے ہیں لوگوں کو سمجھانے کے لیے اور ان کو تو اہل علم ہی سمجھتے ہیں''

(۱۹)ضَرَبَ لَکُمۡ مَّثَلًا مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ..۲۴ ترجمہ ''وہ تمہارے لیے تمہاری ہی مثال بیان فرماتا ہے''

(۲۰)وَلَقَدۡضَرَبۡنَالِلنَّاسِ فِیۡ ھٰذَاالۡقُرۡاٰنِ مِنۡ کُلِّ مَثَل...۲۵

ترجمہ ''اور ہم نے لوگوں کے لیے بیان کی ہیں اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں''

(۲۱)وَاضۡرِبۡ لَھُمۡ مَّثَلًا اَصۡحٰبَ الۡقَرۡیَةِ اِذۡجَآءَھَاالۡمُرۡسَلُوۡنَ...۲۶

ترجمہ ''اور ان سے گاؤں والوں کا قصہ بیان کرو جب ان کے پاس پیغام دینے والے آئے''

(۲۲)وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلۡقَہ...۲۷

ترجمہ ''اور ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی تخلیق کو بھول گیا''

(۲۳)وَلَقَدۡضَرَبۡنَالِلنَّاسِ فِیۡ ھٰذَاالۡقُرۡاٰنِ مِنۡ کُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّھُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ...۲۸

ترجمہ ''اور ہم نے لوگوں کے لیے بیان کی ہیں اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں''

(۲۴)ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا رَّجُلًا...۲۹ ترجمہ ''اللہ مثال بیان فرماتا ہے ایک آدمی کی''

(۲۵)وَاِذَابُشِّرَاَحَدُھُمۡ بِمَاضَرَبَ لِلرَّحۡمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجۡھُہٗ مُسۡوَدًّاوَّھُو کَظِیۡمٌ...۳۰

ترجمہ ''اور جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی بشارت دی جاتی ہے تو انہوں نے رحمن کے بارے میں مثال بیان کی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غم میں ڈوب جاتا ہے''

(۲۶)وَلَمَّاضُرِبَ ابۡنُ مَرۡیَمَ مَثَلًا اِذَاقَوۡمُکَ مِنۡہُ یَصِدُّوۡنَ...۳۱

ترجمہ''اور جب مریم کے بیٹے کا حال بیان کیا گیا تو تمہاری قوم کے لوگ بھڑک اٹھے''

(۲۷)مَا ضَرَبُوْهُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا ...۳۲؎ ترجمہ''کیا انہوں نے تم سے یہ بیان نہیں کیا بجز ناحق جھگڑے کے''

(۲۸)وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ۳۳؎

ترجمہ''اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور کریں''

(۲۹)ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْط...۳۴؎

ترجمہ''اللہ نے کافروں کے لیے ایک مثال بیان فرمائی ہے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی''

(۳۰)وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْن ..۳۵؎

ترجمہ''اللہ نے مؤمنوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی ہے''

مذکورہ بالا مثالوں سے ثابت ہوا کہ ضَرَبَ کا ایک معنٰی ''بیان کرنا'' بھی ہے اور مذکورہ لفظ قران مجید میں ان معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔اب ہم زیر بحث آیت پیش کریں گے۔آپ بھی ملاحظہ کر لیجیے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ج فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلاَ تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلاً اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیْرًا۔۔۳۶؎

پیش کی گئی آیت کریمہ کے چند اردو تراجم بھی ملاحظہ کر لیجیے جن کی بدولت بیویوں پر ہاتھ اٹھانے،انہیں مارنے پیٹنے اور زدوکوب کرنے کا تصور قائم ہوا ہے۔

(۱)''اور جو عورتیں کہ ڈرتے ہو تم چھڑھائی ان کی سے پس نصیحت کرو اُن کو اور چھوڑ دو ان کو بیچ خوب گاہ کے اور مارو ان کو''(شاہ رفیع الدینؒ)

(۲)''اور جن کی بدخوئی کا ڈر ہو تم کو تو اُن کو سمجھاؤ اور جدا کرو سونے میں اور مارو''(شاہ عبدالقادر دہلویؒ)

(۳)''اور جن کی بدخوئی کا ڈر ہو تم کو تو اُن کو سمجھاؤ اور جدا کرو سونے میں اور مارو''(محمود حسن دیوبندیؒ)

(۴)''اور جو عورتیں ایسی ہوں کہ تم کو ان کی بد دماغی کا احتمال ہو تو ان کو زبانی نصیحت کرو اور ان کو ان کے لیٹنے کی جگہوں میں تنہا چھوڑ دو اور ان کو مارو''(اشرف علی تھانویؒ)

(۵)''اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو''(احمد رضا خان بریلویؒ)

(۶)''اور ایسی کہ تم کو خطرہ لاحق ہو جن کی نالائقی کا تو انہیں سمجھاؤ بجھاؤ اور ان کو بستروں میں تنہا چھوڑ دو اور انہیں مارو''(سید محمد کچھوچھویؒ)

(۷)''اور جن عورتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی (اور بدخوئی) کرنے لگی ہیں تو (پہلے) اُن کو (زبانی) سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے ساتھ سونا ترک کردو اگر اس پر بھی باز نہ ائیں تو زدوکوب کرو'' (فتح محمد جالندھریؒ)

(۸)''اور جن سے تمہیں سرتابی کا اندیشہ ہو تو ان کو نصیحت کرو اور ان کو ان کے بستروں میں تنہا چھوڑ و اور ان کو سزادو'' (امین احسن اصلاحیؒ)

(۹)''اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو، انہیں سمجھاؤ، خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ رہو اور مارو'' (سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ)

(۱۰)''اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بد دماغی کا تمہیں خوف ہو، انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہیں مار کی سزادو'' (محمد جوناگڑھیؒ)

(۱۱)''اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں خوف ہو تو (نرمی کے ساتھ) انہیں نصیحت کرو اور (اگر نصیحت کا ان پر اثر نہ ہو تو) تنہا چھوڑ دو انہیں خواب گاہوں میں اور (اس پر بھی نہ مانیں تو انہیں بطور تادیب ہلکا سا) مار بھی سکتے ہو'' (سید احمد سعید کاظمیؒ)

(۱۲)''اور وہ عورتیں اندیشہ ہو تمہیں جن کی نافرمانی کا تو (پہلے نرمی سے) انہیں سمجھاؤ اور (پھر) الگ کردو انہیں خواب گاہوں سے اور (پھر بھی باز آئیں تو) مارو، انہیں'' (پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ)

(۱۳)''اور تمہیں جن عورتوں کی نافرمانی و سرکشی کا اندیشہ ہو تو انہیں نصیحت کرو اور (اگر نہ سمجھیں تو) انہیں خواب گاہوں میں (خود سے) علیحدہ کردو اور (اگر پھر بھی اصلاح پزیر نہ ہوں تو) انہیں (تادیباً ہلکا سا) مارو'' (ڈاکٹر محمد طاہر القادری)

آپ نے غور فرمایا کہ ہمارے مترجمین بیویوں کی پٹائی لگانے کے قائل نظر آرہے ہیں حالاں کہ قرآن مجید اور لغت میں ''ضرب'' کے معنٰی ''بیان کرنا'' کے بھی آئے ہیں لیکن اس معنیٰ کو ہمارے مترجمین نے رواج نہیں دیا۔ البتہ بعض مترجمین نے قوسین کا سہارا لیتے ہوئے نرم گوشہ اختیار کیا اس کا مظہر علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے ترجمے نظر آتے ہیں جس میں انہوں نے مار/سزا کے لیے ''ہلکا سا'' کے الفاظ کی رعایت رکھی۔

راقم کو مذکورہ مقام (وَالّٰتِیۡ تَخَافُوۡنَ نُشُوۡزَهُنَّ فَعِظُوۡهُنَّ وَاهۡجُرُوۡهُنَّ فِی الۡمَضَاجِعِ وَاضۡرِبُوۡهُنَّ ۚ فَاِنۡ اَطَعۡنَكُمۡ فَلَا تَبۡغُوۡا عَلَيۡهِنَّ سَبِيۡلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيۡرًا (النساء/۴/آیت ۳۴)) پر ''ضرب'' کے معنٰی ''بیان کرنا'' مناسب معلوم ہوتے اور سیاق وسباق سے مطابقت بھی رکھتے ہیں۔

اب یہ ترجمہ بھی ملاحظہ کیجیے جو ہم پیش کر رہے ہیں۔

''اور جن بیویوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو تو (پہلے) انہیں سمجھاؤ (نہ سمجھیں تو پھر) خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ

رہواور انہیں اپنی اس (روش) کی وجہ بیان کرو'

اب آپ خود فیصلہ کریں کے کون سا ترجمہ سیاق وسباق سے لگا کھا رہا ہے۔ کیا کوئی سمجھ دار صالح مرد اپنی بیوی کو مارنا پسند کرے گا۔ بلکہ اس بات کو تو انہوں نے بھی پسند نہیں کیا جنہوں نے مذکورہ مقام پر'' وَاضۡرِبُوۡهُنَّ '' کا ترجمہ ''اور انہیں مارو'' کیا ہے۔

آئیں اب ہم چند اردو مفسرین کے حوالے بھی پیش کر دیتے ہیں جو عورتوں پر ہاتھ اٹھانے کے قائل تو ہیں لیکن انہوں نے اپنی پیش کی گئی تفسیر میں اس بات کا برملا اظہار کیا ہے کہ زیادہ نہ مارا جائے، کم مارا جائے بلکہ مارا جائے، تھوڑا مارا جائے۔

شاہ عبدالقادر دہلویؒ آیت مذکورہ کے تحت رقم طراز ہیں کہ'' آخر درجہ مارے بھی لیکن نہ ایسا کہ ضرب پہنچے''۔ ۳۷ نہ ایسا کہ ضرب پہنچے، سے کیا مراد ہے؟ مرحوم یہ کہنا چاہ رہے ہوں گے کہ زیادہ زور سے نہ مارو کہ کوئی زخم پہنچ جائے۔ شیخ عبد الستار دہلویؒ آیت مذکورہ کے تحت لکھتے ہیں'' پھر آخری درجے مارے بھی لیکن نہ ایسا کہ ضرب پہنچے''۔ ۳۸ مذکورہ تفسیر شاہ عبدالقادر دہلویؒ کی تفسیر کا مظہر نظر آرہی ہے۔

علامہ نعیم الدین مراد آبادیؒ نے'' وَاضۡرِبُوۡهُنَّ '' کی تفسیر میں صرف اتنا ہی لکھنے پر اکتفا کیا ہے''ضرب غیر شدید''۔ ۳۹

مولوی صلاح الدین یوسف رقم طراز ہیں'' ہلکی سی مار کی اجازت ہے لیکن یہ وحشیانہ اور ظالمانہ نہ ہو جیسا کہ جاہل لوگوں کا وطیرہ ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے اس ظلم کی اجازت کسی مرد کو نہیں دی''۔ ۴۰

شیخ شبیر احمد عثمانیؒ رقم طراز ہیں'' مارنا پیٹنا آخری درجہ ہے سرسری قصور پر نہ مارے ہاں قصور زیادہ ہو تو پھر مارنے میں حرج نہیں جس قدر مناسب ہو مارے پیٹے مگر اس کا لحاظ رہے کہ ہڈی نہ ٹوٹے اور نہ ایسا زخم پہنچائے کہ جس کا نشان باقی رہ جائے۔'' ۴۱

محترم خالد مسعود لکھتے ہیں کہ'' اگر بیوی سرتابی کرے تو مرد چوں کہ گھر کا ذمہ دار ہے اس وجہ سے اس کو عورت کی تادیب کے لیے بعض اختیارات (ان کو سزا دو) دیئے گئے ہیں۔ عورت کی ہر کوتاہی یا غفلت یا بے پروائی یا اپنی شخصیت اور اپنی رائے اور ذوق کی خواہش سرتابی نہیں''۔ ۴۲

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ رقم طراز ہیں'' قصور اور سزا کے درمیان تناسب ہونا چاہیے، اور جہاں ہلکی تدبیر سے اصلاح ہو سکتی ہو وہاں سخت تدبیر سے کام نہ لینا چاہیے، نبی ﷺ نے بیویوں کے مارنے کی جب کبھی اجازت دی ہے بادلِ ناخواستہ دی ہے اور پھر بھی اسے ناپسند ہی فرمایا ہے۔ تاہم بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو پٹے بغیر درست نہیں ہوتیں ایسی حالت میں نبی ﷺ نے ہدایت فرمائی ہے کہ منہ پر نہ مارا جائے، بے رحمی سے نہ مارا جائے اور ایسی چیز سے نہ مارا جائے جو

جسم پر نشان چھوڑ دے۔'' ۴۳؎

مولانا محمد عبد المصطفیٰ الازہریؒ رقم طراز ہیں ''اگر پہلے دونوں طریقے ناکامیاب ہوں تو اب ان کو ہلکے ہلکے مارو، ایسی مار نہ مارو کہ جس سے چوٹ زیادہ آئے اور جس میں اہل خانہ کی توہین و بدنمائی کا پہلو ظاہر ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مارنا مسواک وغیرہ ہلکی چیزوں سے ہو۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ مارنا مباح ہے اور اس کا ترک افضل ہے''۔ ۴۴؎

تفسیر روح البیان (اردو) میں ہے کہ ''اور انہیں مارو لیکن دائمی طور پر نہیں بلکہ گاہے گاہے اور وہ بھی اتنا نہیں کہ بے ہوش کر دے یا ہڈی ٹوٹ جائے اور نہ ہی انہیں زخمی کیا جائے امورِ ثلاثہ کی تربیت کا خیال ملحوظِ خاطر رہے''۔ ۴۵؎

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ رقم طراز ہیں کہ ''اس کو مار بھی سکتے ہو لیکن مار ایسی سخت نہ ہو جس سے جسم پر چوٹ آجائے۔۔ اور حضرت ابنِ عباس سے تو یہ تصریح مروی ہے کہ اگر مارنے کی نوبت آئے تو مسواک یا ہلکی پھلکی چیز سے مارے۔ آج کل جہلاء اپنی بیویوں کو بھینسوں کی طرح مارتے پیٹتے ہیں اِس کی اجازت قطعاً اِسلام نے نہیں دی''۔ ۴۶؎

علامہ غلام احمد پرویزؒ بھی اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ شوہر اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھائے انہوں نے ''ضربوھن'' کی نسبت حکام کی جانب کی ہے۔ ان کے نزدیک ''ضربوھن، یہ اگلا Step (قدم) ہے، معاشرہ جو بھی اس کے لیے مناسب سمجھے وہ کرے اور کہا ہے کہ اگر یہ بات بھی نہ ہو اور یہ برائی سر بھی چڑھتی جائے تو معاشرے کو، عدالت کو، حکومت کو کہا گیا ہے کہ پھر بدنی سزا بھی دے سکتے ہو'' ۴۷؎

علامہ پرویزؒ آیت مذکورہ کے تحت رقم طراز ہیں ''اس آیت میں عورتوں کی طرف سے سرکشی کا ذکر ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر کبھی مردوں کی جانب سے اس قسم کی صورت پیدا ہو جائے تو اسلامی نظام اس آیت کی روشنی میں اُن کے خلاف بھی مناسب اقدامات کر سکتا ہے'' ۴۸؎

آخر میں ہم ایک ایسا حوالہ دینا چاہیں گے جس سے ہمارے نقطہ ٔنظر کو مکمل تقویت ملتی ہے یعنی ''واضربوھن'' کے معنیٰ '' اور انہیں مارو'' ہرگز نہیں بلکہ اس کے معنیٰ مرادی'' اور انہیں اپنی اس (روش) کی وجہ بیان کرو'' ہے۔ علامہ خواجہ ازہر عباس اپنی ایک تحریر ''عورتوں پر تشدد'' میں لکھتے ہیں ''عربی قواعد کی رو سے اس مقام (سورۃ النساء/۳۴) پر ''واضربوھن'' ترکیب میں '' فعظوھن'' کی تاکید اور اس کے بیان کا ہے۔ یہاں مارنے کا مفہوم کسی طرح بھی درست نہیں ہوتا۔'' ۴۹؎

خلاصہ یہ کہ ہم نے ''واضربوھن'' کے معنیٰ ''اور انہیں اپنی اس (روش) کی وجہ بیان کرو'' کر دیا ہے جو کہ سیاق و سباق سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس ترجمے کی خوبی یہ ہے کہ اس میں عورتوں کو مارنے یا ان پر تشدد کرنے کا پہلو عیاں

نہیں ہوتا۔اب رہی بات ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت کی اس کے بارے میں عرض یہ کہ:

اول۔ہوسکتا ہے کہ اس کا حکم عام ہو مرد وعورت کی کوئی تخصیص نہ ہو۔

دوم۔یہ کہ اس تفسیر کے بارے میں امام جلال الدین سیوطیؒ نقل کرتے ہیں کہ ''حفاظِ حدیث کا اس بات پر اجماع ہے کہ ابن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت حدیث سماعت ہی نہیں کی ہے۔خلیلی نے کہا ہے کہ یہ طویل تفسیریں جن کو لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے ناپسندیدہ ہیں اوران کے راوی نامعلوم لوگ ہیں، جیسے کہ جویبر کی روایت حدیث کے سلسلہ میں بواسطہ ضحاک عن ابن عباس مجہول ہے۔''[۵۰]

امام سیوطیؒ فرماتے ہیں ''ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے تفسیر کی روایت کے طریقوں میں سب سے بودا اور خراب طریق کلبی کا ہے جس کو وہ بواسطہ ابی صالح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے پھر اگر کلبی کے طریق سے محمد بن مروان السدی الصغیر کی روایت بھی شامل کردی جائے تو یہ سلسلہ سند جھوٹا ہوتا ہے۔''[۵۲] امام سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ ''ابن الحکم نے کہا میں نے شافعیؒ کو یہ کہتے سنا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے تفسیر کے متعلق سو(۱۰۰) حدیثوں سے زیادہ روایتیں ثابت نہیں ہوئی ہیں۔''[۵۳] مذکورہ بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ تفسیر ابن عباس کی اکثر روایتیں مشکوک ہیں اوراس طرح کی مشکوک روایتوں کے تحت قرآنِ مجید کی تفسیر کرنا مناسب نہیں اس سے بچنا چاہیے۔

حواشی وحوالہ جات

۱ عبدالباقی،محمد فواد،المعجم المفہرس لالفاظ قرآنِ کریم،(المصر ،ذوی القربیٰ،۱۹۸۸ء)ص۵۳۱۔۵۳۲ ۲ ایضا

۳ اصفہانی،علامہ راغب،مفردات الفاظ القرآن،(کراچی، مکتبۃ البشریٰ،۲۰۱۳ء)ص۳۱۳

۴ میرٹھی،زین العابدین سجاد،قاموس القرآن(کراچی،دارالاشاعت،۲۰۱۱ء)ص۳۲۵

۵ ،نعمانی،محمد عبدالرشید،لغات القرآن(کراچی،دارالاشاعت،۱۹۹۴ء)جلد دوم،حصہ چہارم،ص۵۷

٦ سورۃ البقرہ۲/آیت۲٦۔ ۷ سورۃ الرعد۱۳/آیت۱۷۔

۸ سورۃ الرعد۱۳/آیت۱۷۔ ۹ سورۃ ابراہیم۱۴/آیت۲۴۔

۱۰ سورۃ ابراہیم۱۴/آیت۲۵۔ ۱۱ سورۃ ابراہیم۱۴/آیت۴۵۔

۱۲ سورۃ النحل۱٦/آیت۷۴۔ ۱۳ سورۃ نحل۱٦/آیت۷۵۔

۱۴ سورۃ نحل۱٦/آیت۷٦۔ ۱۵ سورۃ النحل۱٦/آیت۱۱۲۔

۱٦ سورۃ الاسراء۱۷/آیت۴۸۔ ۱۷ سورۃ الکھف۱۸/آیت۳۲۔

۱۸ سورۃ الکھف۱۸/آیت۴۵۔ ۱۹ سورۃ الحج۲۲/آیت۷۳

۲۰ سورۃ النور۲۴/آیت۳۵۔ ۲۱ سورۃ الفرقان۲۵/آیت۰۹۔

۲۲ سورۃ الفرقان۲۵/آیت۳۹۔ ۲۳ سورۃ العنکبوت۲۹/آیت۴۳۔

۲۴۔سورۃ الروم ۳۰/آیت ۲۸۔ ۲۵۔سورۃ الروم ۳۰/آیت ۵۸۔
۲۶۔سورۃ یٰس ۳۶/آیت ۱۳۔ ۲۷۔سورۃ یٰس ۳۶/آیت ۷۸۔
۲۸۔سورۃ الزمر ۳۹/آیت ۲۷۔ ۲۹۔سورۃ الزمر ۳۹/آیت ۲۹۔
۳۰۔سورۃ الزخرف ۴۳/آیت ۱۷۔ ۳۱۔سورۃ الزخرف ۴۳/آیت ۵۷۔
۳۲۔سورۃ الزخرف ۴۳/آیت ۵۸۔ ۳۳۔سورۃ الحشر ۵۹/آیت ۲۱۔
۳۴۔سورۃ التحریم ۶۶/آیت ۱۰۔ ۳۵۔سورۃ التحریم ۶۶/آیت ۱۱۔
۳۶۔سورۃ النساء ۴/آیت ۳۴۔ ۳۷۔ دہلوی، شاہ عبدالقادر، قرآن کریم مترجم، (لاہور، پاک کمپنی، ۱۹۹۹ء) ص۷۶
۳۸۔دہلوی، شیخ عبدالستار، فوائد ستاریہ، (کراچی، جماعت غرباء اہل حدیث، پاکستان، س،ن) ص۱۳۲۔
۳۹۔ مرادآبادی، علامہ نعیم الدین، خزائن العرفان (لاہور، پاک کمپنی، س ن) ص۱۵۰۔
۴۰۔ قرآن کریم مع اردو ترجمہ وتفسیر (مدینہ منورہ، شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس، ۱۴۱۷ھ) ص۲۲۱۔
۴۱۔عثمانی، شیخ شبیر احمد، تفسیر عثمانی (لاہور، پاک کمپنی، ۱۹۹۹ء) ص۱۱۱۔
۴۲۔ قرآن حکیم ترجمہ حواشی، (لاہور، فاران فاؤنڈیشن، ۲۰۰۳ء) ص۱۳۷
۴۳۔ مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن جلد اول، (لاہور، ادارہ ترجمان القرآن، ۱۹۹۱ء) ص۳۵۰۔
۴۴۔ الازہری، مولانا محمد عبدالمصطفیٰ، تفسیر ازہری، جلد اول (کراچی، مکتبہ رضویہ، س ن) ص۳۴۵۔
۴۵۔ روح البیان مترجم علامہ فیض احمد اویسی (بہاولپور، مکتبہ اویسیہ رضویہ، ۱۹۸۳ء) ج۲، پ۵، ص۴۴۔
۴۶۔ ضیاء القرآن، جلد اول، (لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۹۹۵ء) ص۳۴۳۔
۴۷۔ منظور الحق، ڈاکٹر، مطالب القرآن فی دروس الفرقان (سورۃ النساء) (لاہور، ادارہ طلوعِ اسلام، ۲۰۱۲ء) ص۳۲۵
۴۸۔ پرویز، مطالب الفرقان (لاہور، ادارہ طلوعِ اسلام، ۱۹۸۱ء) ص۳۱۸۔
۴۹۔ ماہنامہ طلوعِ اسلام، لاہور، اپریل ۲۰۱۶ء ص۳۷۔
۵۰۔سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن (اردو) (کراچی، میر محمد کتب خانہ، س ن) جلد ۲، ص۶۰۰۔
۵۱۔ایضاً ص۶۰۲۔ ۵۲۔ ص ۶۰۳۔